This is a digital copy of a book that was preserved for generations on library shelves before it was carefully scanned by Google as part of a project to make the world's books discoverable online.

It has survived long enough for the copyright to expire and the book to enter the public domain. A public domain book is one that was never subject to copyright or whose legal copyright term has expired. Whether a book is in the public domain may vary country to country. Public domain books are our gateways to the past, representing a wealth of history, culture and knowledge that's often difficult to discover.

Marks, notations and other marginalia present in the original volume will appear in this file - a reminder of this book's long journey from the publisher to a library and finally to you.

Usage guidelines

Google is proud to partner with libraries to digitize public domain materials and make them widely accessible. Public domain books belong to the public and we are merely their custodians. Nevertheless, this work is expensive, so in order to keep providing this resource, we have taken steps to prevent abuse by commercial parties, including placing technical restrictions on automated querying.

We also ask that you:

+ *Make non-commercial use of the files* We designed Google Book Search for use by individuals, and we request that you use these files for personal, non-commercial purposes.

+ *Refrain from automated querying* Do not send automated queries of any sort to Google's system: If you are conducting research on machine translation, optical character recognition or other areas where access to a large amount of text is helpful, please contact us. We encourage the use of public domain materials for these purposes and may be able to help.

+ *Maintain attribution* The Google "watermark" you see on each file is essential for informing people about this project and helping them find additional materials through Google Book Search. Please do not remove it.

+ *Keep it legal* Whatever your use, remember that you are responsible for ensuring that what you are doing is legal. Do not assume that just because we believe a book is in the public domain for users in the United States, that the work is also in the public domain for users in other countries. Whether a book is still in copyright varies from country to country, and we can't offer guidance on whether any specific use of any specific book is allowed. Please do not assume that a book's appearance in Google Book Search means it can be used in any manner anywhere in the world. Copyright infringement liability can be quite severe.

About Google Book Search

Google's mission is to organize the world's information and to make it universally accessible and useful. Google Book Search helps readers discover the world's books while helping authors and publishers reach new audiences. You can search through the full text of this book on the web at http://books.google.com/

115

15 B 57

Digitized by Google

Digitized by Google

Digitized by Google

خِدمت گار یہاں آنی نہ دیتا تھا - نِصف قیمت
اُسی دینی کر کی حُضور تک آنا بِلا امیر
بہُت خفا ہُؤا - اور حُکم
دِیا - کہ خِدمتگار کو
پچاس کوڑی
خُوب زور سی
لگائیں

فقط

Digitized by Google

خوش رنگ تھی + امیر بھی دیکھ کر خوش
ہوا - پوچھا - کہ اس کی قیمت کیا لیگا * مچھلی
والی نی کہا - حضور بس اس کی قیمت فقط یہی
ہی - کہ سو کوڑی مجھی مار دیجیی + امیر بہت ہنسا
اور پھر پوچھا + مچھلی والا یہی کہی گیا - کہ حضور
اسکی قیمت یہی ہی + ناچار امیر نی منظور کیا -
مگر غلام کو سمجھا دیا - کہ آہستہ آہستہ لگاوی +
جب پچاس کوڑی کھا چکا - تو کہا - کہ حضور
میرا اس میں ایک شریک بھی ہی - باقی
اس کا حق ہی + امیر بہت حیران ہوا - اور حال
دریافت کیا - مچھلی والی نی کہا - کہ حضور کا

وہ نہ سوجھا + بلبل نی رو دیا - اور کہا - کہ
ای عزیز! کچھ نہ پوچھ - جب قضا آتی ہی -
تو آنکھوں پر ایسا ہی پردہ پڑجاتا ہی

نقل ۶۱

ایک مچھلی والا کسی امیر کی سرکار میں انعام
کی اُمید پر ایک مچھلی لی گیا + خدمت گاروں
نی روکا - اور کسی طرح نہ جانی دیا + دل
میں بہت جلا - مگر جب ناچار ہوا - تو کہا -
کہ جو کچھ مجھی انعام ملی گا - آدھا اُسمیں سی
تمہارا - یہہ کہہ کر اندر پہنچا + مچھلی بہت

کھول دی + بُلبُل اُڑکر درخت پر جا بیٹھی - اَور
دُعائیں دینی لگی - کِہ خُدا تیری اُمید کی باغ
کو ہرا بھرا رکھی + اَی عزیز جب تُو نی یِہہ نیکی
مُجھسی کِی - تو مُجھی بھی چاہیی - کِہ اُس کی عوض
میں تُجھسی کُچھ بھلائی کرُوں - دیکھہ جِس درخت
کی نیچی تُو کھڑا ہَی - یہاں ایک آفتابہ اشرفیوں
کا گڑا ہَی - اُسی نِکال - اَور اپنی کام میں لا +
اُس نی اُسی وقت کھدوایا - تو بُلبُل کی بات
کو سچ پایا - مگر بہت حیران ہُوا - اَور پُوچھا
کِہ بڑی تعجب کی بات ہَی - زمین کی نیچی یِہہ آفتابہ
تُجھی معلوم ہُوا - اَور خاک پر جال پڑا تھا -

قید کرنی سی کیا حاصل - اور اگر میری
آواز تجھی بری معلوم ہوتی ہی - تو مجھی نکالی
کہ پھر نہ بولوں گی + اُس امیر نی کہا - کہ اَی
ظالم جانور! تو نی میری ساری پھولوں کو
برباد کر دیا - اور خیال نہ کیا - کہ میری دل پر
کیا گزرتی ہوگی - پھر قید کرنی کا سبب
پوچھتی ہی - بلبل نی ایک آہ کی - اور کہا
کہ اَی عزیز! میں نی تیری پھول کو پریشان کیا
تو اِس بلائیں پڑی - تو میری دل کو پریشان
کرتا ہی - تیرا کیا حال ہوگا + مالک کی
دل پر یہہ بات اثر کر گئی - اُسی وقت کھڑکی

کی بربادی دیکھ کر مالک کا دِل نہ رہ سکا۔ اور
بی اِختیار ہوکر بُلبُل کو اُڑا دِیا۔ مگر گُل کو چھوڑ کر
بُلبُل کہاں جائی؟ تھوڑِی دیر کی بعد پھر آموجُود
ہُوِی* آخر ناچار ہوکر مالِک نی جال لگایا۔ اور
فن فرِیب کا دانہ ڈال کر بُلبُل کو پکڑ پنجری مین
بند کیا* بُلبُل بہت گھبرائی۔ اور جان سی تنگ
آئی۔ آخر رو رو کر کہا۔ کہ اَی عزیز!
مَین تو اپنی دِل کی وحشت مین آپ جینی سی بیزار
تھی۔ مجھی پنجری مین ڈال کر کیون قید کیا۔
اگر میری خُوش آوازِی یِہہ بلا میری سر پر
لائی۔ تو گھونسلا تیری ہی باغ مین ہی۔

کہ باورچی خانی سی باہر نہ نکلنا

نقل ۶۰

کسی امیر کی باغ میں ایک گلاب کا تختہ پھولا ہُوا
تھا۔ روز صُبح کو گلگشت کی لئی آتا۔ اور اپنی
گلزار کو دیکھ دیکھ کر باغ باغ ہوتا + گل کی ہوا پہ
بُلبُل بھی آپہنچی + ایک دن وہ امیر جو
سیر کو آیا۔ بُلبُل کو دیکھا۔ جہچہی کرتی ہی اور بی
اختیار ہو کر اپنا منہہ پھول کی منہہ پر ملتی ہی۔
اُسکی چونچ کی صدمی سی اِس نازک پھول کی
پنکھڑیاں جھڑی پڑتی ہیں + اپنی پھول

لطیفه ۸۹

ایک شخص نی پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ اور
ہارون رشید کی دربار میں آیا ✣ ہارون رشید
بہت خوش مزاج اور سخی بادشاہ تھا۔ اُس
سی باتیں کرنی لگا۔ آخر معلوم ہوگیا۔ کہ پیٹ
ظالم ہی۔ روٹی کی واسطی یہہ حیلہ نکالا ہی ✣
بادشاہ نی حکم دیا۔ کہ جا ہماری باورچی خانی
میں رہو ✣ چند روز کی بعد پھر بادشاہ نی ایکدن
یاد کیا۔ اور پوچھا۔ کہ کہو۔ اب بھی کچھ وحی
آتی ہی ✣ کہا۔ کہ اب تو یہی حکم آتا ہی۔

ماندی تھی - آرام جو آیا - بیہوش ہو کر سو گئی +
اِتنی میں بادشاہ بھی آ گئی - دیکھکر بہت خفہ ہوئی -
اور کہا - کِہ اِس مُردار کو سو کوڑی مارو - حُکم ہوتی
ہی کوڑی پڑنی لگی + لونڈی کوڑی کھاتی تھی اور
ہنستی تھی + بادشاہ نی اُسی بُلایا - اور ہنسی کا
سبب پوچھا - لونڈی نی عرض کی - جہان پناہ!
ہنسی مجھی اِس بات پر آئی - کِہ جِس سیج پر دم بھر
سونی کی سزا یِہہ ہی - جو عُمر بھر اُسی پر سوئی -
اُنہیں کیا سزا ہوگی + بادشاہ کی دِل پر یِہہ بات
اثر کر گئی - سلطنت سی بیزار ہو گئی - اُسی وقت
بادشاہت چھوڑ کر فقیری اِختیار کی +

نہیں۔ ایک کسر رہ گئی + لوگوں نی پوچھا۔
کسر کیا ہی؟ اُس نی کہا۔ تصویر میں اِن کی
ہاتھ اپنی ہی جیب میں پڑی ہوئی ہیں۔ یہہ
تو وکیل ہیں اِن کی ہاتھ اَوروں کی جیب میں
چاہیی تھی

لطیفہ ۵۵

اِبراہیم اَدہم کی سیج سوامِن پھولوں سی سجاتی
تھی + ایک دِن لونڈی نی سیج تیّار کرکی دِل
میں کہا۔ کہ دیکھوں اِس پر سونی سی جی کو کیسا
آرام ہوتا ہی + یہہ سوچ اِدھر اُدھر دیکھ کر
اُسپر لیٹ گئی + بیچارِی ساری دِن کی تھکی

لڑکا تلوار کھینچ کر اُستاد پر دَوڑا + اُستاد ڈر کر بھاگا +
اِتنی میں افغان بھِی آپہنچا۔ اُستاد کو بھاگتی دیکھ کر
پُکارا۔ او اخُوند! او اخُوند! دیکھہ۔ بھاگ مت۔
ہماری بیٹی کا پہلا وار ہی۔ خالی نہ جائی

لطیفہ ۵۷

ایک وکیل نی اپنی تصوِیر اِسطرح کھچوائی۔ کہ گویا دونو
ہاتھہ جیبوں میں ڈالی کھڑی ہَیں۔ ایک دِن
اپنی دوستوں میں بَیٹھی اُسی دِکھا رہی تھی +
تصوِیر بہت اچھی کھِچی تھی۔ لوگ اُسکی تعرِیفیں
کرنی لگی + ایک زمیں دار کِسی مُقدمی کی
لِئی آیا ہُؤا تھا۔ بولا۔ کہ یہہ شبیہ ٹھیک

ایک نوجوان نی قانون یاد کرنا شروع کیا -
کہ وکالت کا اِمتحان دی + کِسی شخص نی اُس
کی باپ سی کہا - کہ تُم اپنی بیٹی کو وکالت کیوں
سِکھلاتی ہو - کوئی اَور نوکری نہیں ؟ اُس نی کہا
کہ صاحِب ! مَیں تو نہیں چاہتا - کہ وکیل ہو - مگر
اُسکو بچپن سی جھوٹی باتیں بنانی کا مرض ہَی

لطیفہ ۵۶

کِسی افغان نی اپنی بیٹی کو ایک ہندوستانی مُعلِّم
کی پاس بٹھایا - اَور کہا - کہ اچھی طرح پڑھاؤ +
ایک دِن اُستاد نی کِسی بات پر اُسی جھڑکا

نہیں معلوم ہوتا + اُس نے کہا ۔ کہ ہم غریب آدمی ہیں ۔ بعض دفعہ گھر میں کچھ اور کام ہوتا ہے کو ٹھو اکیلا چھوڑ کر چلی جاتی ہیں ۔ جب تک گھنٹہ بجتا رہتا ہے ۔ جانتی ہیں ۔ کہ بیل چلتا ہے ۔ جب گھنٹی کی آواز ٹھہر جاتی ہے ۔ تو جانتی ہیں کہ بیل ٹھہر گیا ۔ ہم یا کوئی ہمارا لڑکا بالا آن کر پھر اُسی ہانک دیتا ہے + مُلا نے کہا ۔ کہ بھلا صاحب ! اگر بیل ٹھہر جائے ۔ اور کھڑا ہؤا اُسی سر ہلایا کرے ۔ گھنٹہ تو بجی جائے گا ۔ تم کیا جانو گی ؟ کہ بیل چلتا ہے یا کھڑا ہے + تیلی نے کہا ۔ کہ جناب میرا بیل منطقی نہیں

لطیفہ ۵۵

اَور کہا - کِہ کُچھ سمجھی + دَرزِی نی جواب دِیا -
کِہ ہاں سمجھی - خُلاصہ مطلب یہی ہَی - کِہ بیوِی
ہماری گھر مین نہ ٹکیں گی

لطیفہ ۴۵

ایک منطقی تیلی کی گھر تیل لینی گئی - کولہو کبھی
نہ دیکھا تھا - اُسکی ساری پرزی اَور جوڑ دیکھ
کر کہا - کِہ میاں تیلی ! یِہہ تُمہاری تیل نِکالنی
کِی کل ہمنی دیکھی - ہماری عِلم کی رُو سی بھی اُسکی
کوئی چیز بیفائدہ نہیں - پر یِہہ جو تُم نی بَیل
کی گلی مین گھنٹہ ڈال رکھا ہَی - اِسکا کُچھ فائدہ

ایندھن کی لکڑیوں میں لکڑی کا کُندا بھی چار آنی میں آجاتا ہی۔ وہاں دو کی حجامت کا جب ایک آنہ ٹھہر جائی تو دُو شَر گدھا ہی ہوتا ہی

لطیفہ ۵۳

ایک درزی کی شادی ہُوئی اِتّفاق سی بیوی لکھی پڑھی آئی + رات کو جو مِلکر بیٹھی۔ اور باتیں کرنی لگی۔ دُلہن نی پُوچھا۔ کہ تُم کچھ پڑھی ہُوئی بھی ہو * درزی کو اِنکار کرتی ہُوئی شرم آئی کہا۔ کہ تھوڑی بہت فارسی جانتا ہُوں + بیوی نی ایک شعر پڑھا ۔

اُسی وقت راضی ہوگیا۔ اَور سب حجام کی حوالی کرکی چلاگیا۔ پھر دو تین دِن کی بعد حجام کی دُکان پر آیا۔ اَور کہا۔ کہِ دو کی حجامت بنوائی کا کیا لوگی * آخِر ایک آنہ ٹھہرا۔ پہلی اُس نی آپ حجامت بنوائی۔ پھر گدھی کا کان پکڑ کی سامنی کیا۔ کہِ دُوسْرا یہہ ہئی۔ اِسی بھی مُونڈ دِیجی * حجام بہت حیران ہُوّا * گنوار نی کہا۔ کہِ مَینی دو کی لِئی ایک آنہ ٹھہرایا ہی۔ وُہ دُوسْرا یہی ہی۔ تو دیکھتا نہ تھا۔ کہِ دُوسْرا میری ساتھ اِسکی سِوا اَور کوئی نہیں ہی * پھر قاضی کی پاس گئی * قاضِی نی کہا۔ کہِ بابا! جہاں سب

ایک گنوار لکڑِیان بیچتا آیا - اِتّفاقاً لکڑِیاں
کاٹ کی گٹھری مین بھرِی ہوئِی تھیں - ایک
حجّام نی پُوچھا - لکڑِی والی! سب کا کیا
لی گا - اُس نی کُچھ مول کہا + آخِرکو گھٹ بڑھ
کر چار آنی پر دونو راضی ہوئی + جب لکڑِیاں
ڈالیں - تو حجّام نی کہا - کِہ یِہہ گٹھرا بھی رکھدی*
لکڑِی والی نی کہا - کِہ گٹھرا تو لکڑِیون سی زِیادہ
کا مال ہی - یِہہ کیونکر دُونگا + حجّام نی کہا -
مینی تو پہلی ہی پُوچھ لِیا تھا - کِہ سب کا کیا لی گا+
آخِر دونو قاضِی کی سامنی گئی + قاضِی
نی سوچ لکڑِی والی کی کان مین کُچھ کہا - وُہ

گورخر شیر کی آگی - ہرن اپنی آگی - خرگوش لومڑی کی آگی رکھدیا + شیر کو اِس برابر حصّہ لگانی پر بہت غُصّہ آیا - ایک ایسا تھپڑ مارا - کہ بھیڑیا بیہوش ہو کر زمین پر گِر پڑا + لومڑی کی طرف دیکھا - کہ تُو تقسیم کر * لومڑی نی کہا - کہ خرگوش کا تو آپ ناشتا فرمایئی - اور ہرن کو دوپہر کو نوش کیجئی - اور گورخر رات کی لئی رکھئی * شیر کو یہہ تقسیم پسند آئی - پوچھا کہ تجھی یہہ عقل کس نی سکھائی + لومڑی نی کہا - بھیڑیی نی

حکایت ۵۲

کہ سائیں اِسوقت آدمی کوئی نہیں - جو اندر سی کچھ لاوی + فقیر نی کہا - بابا! دم بھر کی لئی تُم ہی آدمی بن جاؤ

حکایت ۵۱

ایک بھیڑیا اور ایک لومڑی کِسی شیر کی مُصاحب بنی ہوئی تھی - جو کچھ اُس کی کھانی سی بچتا - اُس سی اپنا پیٹ بھرتی تھی + ایک دِن شیر نی ایک گورخر اور ایک ہرن اور ایک خرگوش شِکار کیا - بھیڑیی سی کہا - کہ اِس کو بانٹ دی + اُس نی حیثیت کی مُوجب

سی کپڑی اُتار جھٹ کُود پڑا - پاس پہنچکر
چاہی - کہ اُسپر ہاتھ ڈالی - ریچھہ آپ اُچھل
کر لپٹ گیا * چور غوطی کھا کھا کر غُل مچانی لگا *
کناری والوں نی کہا - او احمق ! نہیں نکل
سکتا - تو کمّل کو چھوڑ دی * اُسنی کہا -
کہ یارو ! مَیں نی کمّل کو کب پکڑا ہَی - مگر کیا
کروں ؟ کہ کمّل ہی مجھی نہیں چھوڑتا *

لطیفہ ۵۰

ایک دولتمند اپنی دیوان خانی مین بیٹھی
تھی فقیر نی آکر سُوال کیا - اُنہوں نی کہا -

بادشاہ اور وزیر اور غلام کو کیونکر پہچانا -

وہاں سی پھرتی ہوئی سب اُس کی پاس آئی -

اور پوچھا - کہ تجھی - ہر ایک کا حال کیونکر معلوم

ہوا ٭ اُس نی عرض کی - کہ حضور آدمی بات

سی پہچانا جاتا ہی

لطیفہ ۴۹

ایک ریچھ کو کئی دن تک شکار نہ ملا - جب بی قرار

ہوا - تو مُردہ بن کر پانی میں پڑ گیا - اور

بہاؤ پر چلا ٭ کئی چور دریا کی کنارے بیٹھی

تھی - سمجھی - کہ کمّل بہا آتا ہی ٭ ایک اُن میں

سی کوہی شکار گیا ہی * اُس نی کہا۔ کہ حضور

آہٹ تو معلوم ہوئی تھی۔ میری دائیں

ہاتھہ کو جایئی * پیچھی وزیر آیا۔ اُس نی پوچھا

کہ فقیر اس راہ سی ابھی کوئی گیا ہی *

اُس نی کہا۔ کہ ہاں ابھی ابھی بادشاہ شکار

کی پیچھی گئی ہیں * اُس کی پیچھی ایک غلام آیا۔

اور پوچھا۔ کہ او اندھی! اِس راہ سی

کوئی گزرا ہی * اُسنی کہا۔ کہ ہاں بادشاہ

اور وزیر ابھی گئی ہیں۔ جا تو بھی جا * جب

تینوں جمع ہوئی۔ اور اپنی اپنی رستی کا حال

بیان کرنی لگی۔ تو حیران ہوئی۔ کہ اندھی نی

نہ لیا - اور اپنا سارا حال بیان کیا - کہ میں
حاسدوں کی ہاتھہ سی بہت حیران ہؤا -
ناچار ہوکر یہہ تدبیر نکالی - اور حضور تک پہنچا
بادشاہ اور بھی زیادہ خوش ہؤا - اور
اُس کی واسطی جاگیر مقرر کر دی +

حکایت ۴۸

ایک بادشاہ نی جنگل میں شکار کی پیچھی گھوڑا
ڈالا - شکار نظر سی غائب ہو گیا * رستی میں
ایک اندھا فقیر اپنی ٹٹی میں بیٹھا تھا -
بادشاہ نی کہا - کہ کیوں سائیں ادھر

کو بلائی ہیں - میں نی اپنی بی علمی اور بی عقلی
کی شکایت کی - اُنہوں نی اپنا جھوٹا پانی مجھی
پلایا - اور کہا - کہ علم کا پردہ تیری دِل سی ہم
نی کھول دِیا - اب جو کِتاب چاہی - سو پڑھ -
کِسی سی پوچھنی کی حاجت تجھی نہ ہوگی + یہہ
خبر مشہور ہوئی + شہر کی ساری مولوی
اور قاضی اور مفتی جمع ہوئی - جِس بات
کا سوال کرتی - پورا جواب دیتا - اور جو کِتاب
سامنی رکھتی - فرفر پڑھتا چلا جاتا + بادشاہ
کو خبر ہوئی - غیب کی تعلیم سمجھکر بڑی
تعظیم کی اور کوئی بڑا عہدہ دینا چاہا - مگر اُس نی

Digitized by Google

اور تہمتیں لگا کر نکلوا دیتی + آخر ناچار ہو کر
ایک ایسی شہر میں گیا - کہ وہاں اُسی
کو ہی نہ جانتا تھا - اپنی تئیں بی علم ظاہر کیا -
ایک درگاہ میں جا بیٹھا - اور وہاں کی
مولوی صاحب سی الف بی تی پڑھنی شروع
کی + وہ بہتیرا پڑھاتی اور یاد کرواتی - یہہ جان
بوجھ کر بھی یہی کہتا - کہ مجھی تو نہیں آتا + کتنی
کی دن ایک دفعہ سوتی سوتی اُٹھا - اور رو رو
کر شکر کی سجدی کرنی لگا + لوگوں نی
سبب پوچھا + کہا - ابھی میں نی خواب میں
دیکھا - کہ کوئی بزرگ مجھی سبق پڑھانی

مگر وُہ بات خیال میں تھی - کِہ چوری بہت
ہوتی ہی - رستی میں ایک شہر میں سی ہوکر
نِکلی - پینک میں چلی جاتی تھی + لوگوں کی آواز
سی یکایکی چونکی - نوکر کو آواز دی - کِہ ہشیار
ہی - گھوڑا کہاں؟ وُہ بولا - ہیں - گھوڑی
پر تو بیٹھی ہی جاتی ہو - گھوڑا کیسا؟ کہا - خیر
بھائی! پھر بھی ہشیار رہنا اچّھا ہی +

حکایت ۴۷

ایک مولوی بڑا عالِم تھا - جہاں جاتا - وہاں
کی لوگ حسد کی ماری بادشاہ تک پہنچنی نہ دیتی -

حکیم اُس کو مارنی لگا ÷ نوکر نی کہا - کہ صاحب!
مارتی کیوں ہو؟ چیز کی قسمت میں چوری
جاناتھا ÷ اور میری قسمت میں چور بنا تھا ÷
حکیم بولا - کہ خیر - تو تمہاری قسمت ہی
میں پیٹنا بھی لکھا تھا ÷

لطیفہ ۴۶

ایک افیمی سفر کو چلی ÷ کسی منزل میں لوگوں
نی آکر کہا - کہ یہاں چوری بہت ہوتی ہی -
افیمی آپ بھی رات بھر جاگی - اور نوکر کو بھی
ہشیار کرتی رہی ÷ صبح کو روانہ ہوئی -

Digitized by Google

ایک آزاد مسجد میں بیٹھا بھنگ گھوٹ رہا تھا ۔ کسی حبشی نی اپنی کوٹھی پر سی دیکھا۔ اور پکارا۔ کہ او نابکار! یہہ خدا کی گھر میں کیا کر رہا ہی؟ اِس کی ساتھ ہی ایک پتّھر بھی مارا ۔ آزاد نی گردن اُٹھا کر دیکھا۔ اور بولا۔ کہ ایسی ہی ثواب کما کما کی یہہ نورانی چہرہ پایا ہی ۔

لطیفہ ۴۵

ایک حکیم کہا کرتا تھا۔ کہ جو کچھ ہوتا ہی قسمت سی ہوتا ہی ۔ ایک دِن نوکر نی کچھ چرایا

ٹکڑی چبانی قبول ہیں کہ اُس میں کسی

کا کھٹکا تو نہیں ٭

لطیفہ ۴۳

ایک حبشی نی رستی میں آئینہ پڑا پایا - اُٹھا

کر دیکھا - وُہ بھونڈی صورت جو دیکھائی دی -

تو بی اختیار مُنّہہ سی نِکلا - کہ لاحولَ ولاقُوّت

جُھنجلا کر پھینک دیا ٭ اور بولا - کہ ایسی صُورت

دیکھائی دیتی ہی - جب ہی کوئی رستی میں پھینک

گیا ٭

لطیفہ ۴۴

کمرے کی دروازے کھل گئے - اور چاروں
طرف سے آدمی آنی شروع ہوئے *
پھر تو دونو کی عقل گم ہوئی گھبرا کر بھاگی +
شہر کی چوہی کا روز کام یہی تھا - ایک
جھپکی میں کود بل کی اندر پہنچا - جنگلی
بیچارہ گھبرا کر ایک کونی میں جا دبکا - دیر
کی بعد جب ہوش ٹھکانی ہوی - تو بل میں
گیا - اور کہا - کہ بھائی صاحب ! اگر آپ
کی نعمتوں میں یہی مزہ ہی - کہ جان بچنی
بھی مشکل ہو جاتی ہی - تو آپ ہی کو مبارک
ہوں - بندی کو اپنی دانی دنکی اور روکھی سوکھی

گھر آؤ - تو معلوم ہو - کہ خدا نی کیا کیا نعمتیں
دُنیا میں پیدا کی ہیں - نون مرچ لگا کر ایسی
شہر کی تعریفیں کیں - کہ اُس جنگلی کی
مُنْھ میں پانی بھر آیا - اَور ساتھ ہو لیا +
آدھی رات کو گھر میں پہنچی + دِن بھر کی بھوکی
پیاسی تھی - دم بھی نہ لیا + گھر والا چوہا دُوسری
چھید کی راہ سی ایک کمری میں لیکر پہنچا۔
دیکھیں تو دسترخوان پر کھانی طرح طرح کی لگی ہیں -
مٹھائیاں میوی تر و خشک حاضر ہیں - کبھی
اُچھل کر اِس قاب پر اَور کبھی اُس رکابی پر
چاروں طرف پھرنی لگی - کہ اِتنی میں

لطیفہ ۴۲

گانوکی چوہی نی ایک شہرکی چوہی کی
ضیافت کی۔ جو جو چیزیں گانومیں تھیں۔
سب لاکرآگی رکھیں کچھ پھپوندی لگی روٹی
سڑاہوا جوکا پراٹھا سوکھا ہوا گوشت
گلی چنی کی دانی + خیر پیٹ ظالم ہی۔ کھانی
کوتو شہرکی چوہی نی سب چیزیں کھائیں۔
مگر منہہ کو شہرکی چاٹیں لگی ہوئی تھیں ۔
کچھ مزا نہ آیا۔ چلتی ہوئی کہا۔ کہ گانومیں
کھانی پینی کا کچھ مزا نہیں۔ کبھی ہماری گھر

Digitized by Google

کہ آؤ اسی کو پہلی بانٹیں اور جھٹ چیر پھاڑ
اُسکی تین ٹکڑی کر ڈالی + ابھی تک تو سب
خوش تھی - مگر شیر ایک دفعہ ہی گرج کر بولا -
کہ پہلا ٹکڑا تو ہم لیں گی - کیونکہ ہم جنگل کی بادشاہ
ہیں - اور دوسرا ہمیں ضرور چاہیی - کیونکہ
محنت ہم نی ہی بہت کی ہی - اور تیسرا ٹکڑا
یہہ دھرا ہی - دیکھیں تو کونسا بہادر ہی -
جو ہماری سامنی سی اُٹھا لیجائی + یہہ سُنتی
ہی چیتا دُم دبا کر پیچھی ہٹ گیا - اور بھیڑیا
دبک کر بھاگ گیا + شیر نی اکیلی ہی بیٹھ
کر ساری ہرن کا ناشتا کیا +

Digitized by Google

سی بیچوں بیچ محفل میں آ اُچھل اُچھل کر کودنی لگا + سب دیکھ کر ماری ہنسی کی لوٹ گئی * کُتی بھونکی گیدڑ چلائی - ہاتھیوں نی دھکّی دیکر نکال دیا +

لطیفہ ۱۴

ایک دفعہ شیر بھیڑیا چیتا تینوں جمع ہو کر شکار کو چلی - اور یہہ آپس میں ٹھہری - کہ پہلی سب ملکر شکار کریں - پھر بانٹ کر کھاینگی - چاروں طرف جنگل میں کود پھاند کرتی پھرتی تھی - ایک بڑا سا کالا ہرن مارا + شیر بولا -

پھر منہہ سی بولو

لطیفہ ۴۰

جانوروں میں ایک دفعہ بڑی دھوم کی شادی ہوئی ۔ سب ضیافت میں آکر جمع ہوئی ۔ بیٹھی بیٹھی بندر ایسا خوشی میں آیا ۔ کہ اُٹھ کر ناچنی لگا ۔ مگر بدن دُبلا پتلا ہاتھ پاؤں ہلکی پھلکی تھی ۔ ایسا ناچا ۔ کہ ساری محفل دنگ ہو گئی ۔ اور چاروں طرف سی خوب واہ واہ ہوئی ۔ اونٹ بھی موجود تھا ۔ یہہ دیکھ کر اِتنی بڑی بیڈھنگی ڈیل ڈول

حکایت

نوشیروان کا وزیر اعظم حکیم بزرجمہر تھا۔
حکیموں کی کِسی جلسی میں اُسکی عِلم اور عقل
کا ذِکر آیا + سب نی کہا ۔ کہ بزرجمہر کِی رای
بہت دُرُست ہی ۔ اور علم بھی خوب ہی ۔
مگر اِتنا عیب ہی ۔ کِہ جواب میں بہت دیر لگاتا
ہی + بزرجمہر نی بھی یہہ بات سُنی ۔
کہا ۔ کِہ بات کا جلد کہہ دینا ۔ تو آسان ہی ۔
لیکِن اگر پیچھی اُس میں کُچھ خرابی نِکلی ۔
تو اُسکا عِلاج نہیں + سچ ہی ۔ پہلی بات کو تولو

اِسی طرح

شاہ جہاں بادشاہ نی دِیوانِ خاص سی قلعی کی دروازی تک ایک رسّا بندھوادِیا تھا۔ اَور اُسمیں گھنٹی بندھی ہوئی تھی + ایک دِن جو گھنٹو نکی آواز ہوئی۔ تو دیکھا - کہِ سقّی کا بَیل ہَی + حُکم ہوا - کہِ اُس کی پکھال کی پانی کو تولو + معلوم ہؤا - کہِ ساڑھی پانچ من ہی + حُکم دِیا - کہِ اِتنا وزن بہت ہَی - آج سی ساڑھی تین من سی زِیادہ پکھال کوئی نہ بناوی + جب سی ساڑھی تین من کی شاہجہانی پکھال چلی آتی ہَی +

آتا - اُسی پکڑ کی ہِلاتا + گھنٹی کی آواز سُنکر
بادشاہ اُسی آپ بُلاتا + ایک دِن جو آواز ہوئی
تو دیکھا - ایک بُوڑھا گدھا کھڑا ہی - تمام پیٹھ
اَور گردن زخمی ہو رہی ہی + نوشیرواں
نی اُسی وقت سامنی منگایا - اَور فریاد
کو سمجھ گیا - مالِک کو بُلا کر کہا - کہِ جب تک یِہہ
کام کا تھا - تو تُم نی اِس سی سب طرح کی خِدمت
لی - اب کِسی کی کام کا نرہا - تو تُم نی بھی اِسی
چھوڑ دِیا - یِہہ کیا مُرَوّت ہی - اِسی وقت
اِسی لی جاؤ - اَور جب تک زِندہ ہی -
اِسکی خبر لیتی رہو +

نہیں ہیں + اُس نی کہا - کہ واہ ! کیا ہیں تمہاری
آواز نہیں پہچانتا؟ اُنھوں نی کہا کہ کیوں
صاحب! جب ہم تمہاری گھر گئی - تو تمہاری
نوکر کی کہنی سی یقین کر لیا - کہ تم گھر میں نہیں
ہو - ہم آپ تم سی کہتی ہیں اور تمہیں یقین
نہیں آتا +

حکایت ۳۷

نوشیروان نی اپنی خواب گاہ میں ایک گھنٹہ
لٹکا کر اُسمیں ایک زنجیر باندھی تھی - اُسکا
دوسرا سِرا بازار میں لٹکتا تھا - کہ جو فریادی

گیا۔ تو رفیق نی پوچھا۔ کہ ریچھ نی تمھاری کان مین کیا کہا * اُس نی کہا۔ یہہ کہہ گیا۔ کہ جب تک وفا کا اِمتحان مُصیبت مین نہو لی۔ تب تک کِسی کو دوست نہ جاننا *

لطیفہ ۳۶

ایک شخص اپنی دوست کی مُلاقات کو گیا * نوکر نی کہا۔ کہ میاں گھر مین نہین ہین * پھر کر چلا آیا۔ مگر وہم ہُوا۔ کہ شاید وہ گھر مین ہین۔ نوکر سی جھوٹ مُوٹ کہوا دیا ہی * کہ نہین ہین۔ کئی دِن کی بعد وہ دوست اِن کی گھر آیا * اُنھون نی اندر سی آواز دِی۔ کہ ہمارئی گھر مین

Digitized by Google

کہ اب سارا بوجھ اُٹھا - بلکہ اُسکی کھال بھی پیٹھ

پر لیکر چل *

نصیحت ۳۵

دو رفیق ہم سفر تھی * رستی میں ریچھ

مِلا - ایک تو دیکھتی ہی جھپٹ کر درخت پر چڑھ

گیا * دوسرا گھبرایا - مگر سُنا ہُوا تھا - کہ ریچھ

مُردار نہیں کھاتا - وہیں گرا - اَور مُردی کی طرح

پڑ گیا * ریچھ نی پاس آکر اُسکی کان اَور مُنْہہ

کو سُونگھا * اُس نی ایسا دم چُرایا - کہ ریچھ

نی جانا - سچ مچ یہہ مُردہ ہی * جب ریچھ چلا

لکڑہارا ایک گدھی اور گھوڑی پر لکڑیاں لادی لئی جاتا تھا * گدھی نی تھک کر گھوڑی سی کہا ۔ کہ یار ! مَیں تو مرلیا ۔ اگر تھوڑا سا بھی میرا بوجھ بٹا لو ۔ تو جان بچ جائی * گھوڑی نی کچھ خیال نہ کیا * آخر تھوڑی دُور چل کر گدھا بیچارہ گر پڑا ۔ اور مرگیا * لکڑہاری نی اُسکا سب بوجھ گھوڑی پر لادا ۔ بلکہ کھال بھی گدھی کی اُتار کر اُسی پر رکھدی * گھوڑا اپنی حال پر آپ رویا ۔ اور کہا ۔ کہ اَی بی عقل بی نصیب تُو نی عاجز رفیق کا تھوڑا سا بوجھ نہ بٹایا ۔ اُسکی سزا یھی ہی

کھینچ بھاگوں گا * غرض اِس طرح اپنی اپنی خیالی
پلاؤ پکا رہی تھی * اُن میں ایک بڈّھا چوہا
چُپ چاپ بیٹھا تھا * سب نی کہا - کہ تُم بھی تو
کُچھ بولو * اُسنی کہا - اری لڑکو! تُم دیوانی
ہو - جب وُہ ایک دفعہ غُرّا کر کہی گی - میاؤں
تُمھاری دم نِکل جائیگی * ساری یہ چیزوں کو
تو پکڑا - اُس کی مِیاؤں کو کون پکڑی گا - مَیں
اُس بھادُر کو دیکھ رہا ہُوں * یہہ سُنکر سب
تدبیریں بھُول گئیں - اور چُوہی بھاگ گئی

نصیحت ۲۴

صحیح مگر قید نہیں اُٹھائی جاتی کی - مجھی ایک آزادی ہزار نعمت ہی *

لطیفہ ۳۳

ایک بِلی چوہوں کی بِل کی آگی آ کر بیٹھ گئی * سب چوہی جمع ہوئی - کہ آؤ آج سب مِلکر اِس کا کچھ بندوبست کریں * ایک جو سب میں بڑا اور دِل چلا تھا - اُسنی کہا - کہ مَیں تو لپک کی اُس کی ہاتھ کو چمٹ جاؤں گا - اور پنجوں کی ناخون کُتَر ڈالوں گا * ایک نی کہا مَیں تو اُس کی ناک پکڑ کی لٹک جاؤنگا * ایک بولا مَیں کان پکڑ کی

عاجز آگیا - چلو میں اب تمہاری ساتھ ہوں * یہہ
کہکر دونو چلی - رستی میں بھیڑیی نی خیال کیا -
کہ کُتّی کی گردن میں گول نشان ہی - اور بال اُڑی
ہوئی ہیں - پوچھا - کہ یہہ کیا ہی؟ کیا تمہیں کسی
چیز میں جوتا کرتی ہیں ؟ * اُس نی کہا - کہ میرا
آقا جانتا ہی - کہ میں ذرا کٹکھنا ہوں - اِس لئی دن
کو باندھ دیتا ہی - رات کو کھول دیتا ہی * بھیڑیی
نی کہا - کہ کیا جب تمہارا جی چاہتا ہی - تم پھر چل
نہیں سکتی ؟ * اُس نی کہا - کہ ہاں ہر وقت
تو اختیار نہیں * بھیڑیی نی کہا - تو پھر آپ جائی
خدا حافظ - ایسی نعمتوں کو سلام ہی - نوکری

لطیفہ ۳۲

ایک بھیڑیا بھوکوں کی ماری بہت دُبلا ہو رہا
تھا * ایک دِن ایک کُتّا موٹا تازہ اُسی مِلا ۔
حیران ہوکر پُوچھا ۔ کہ تم اَیسی موٹی کیونکر ہو
رہی ہو؟ مَیں تو شِکاری ہُوں ۔ اَور تُم سی زیادہ
زوراور ہُوں ۔ مگر بھُوکوں کی ماری مرتا ہُوں *
اُس نی کہا ۔ کہ تُم بھی اَیسی ہی ہو جاؤ ۔ آؤ ہماری
مالِک کی تابعداری کرو ۔ گھر کی رکھوالی کرو ۔
چوروں سی خبرداری کرو * بھیڑیی نی کہا ۔ کہ
گرمی کی دھوپ اَور جاڑی کی برفوں سی میں بھی

لطیفہ ۳۱

ایک دِن بِلّی سر جُھکائی غرِیب صُورت بنائی
بَیٹھی تھی * دِیوار میں بُہت سی چُوہیاں رہتی تھیں *
دیر تک بِلّی کو دیکھتی رہیں * ایک نی کہا -
کِہ یہہ جانور کیسا مِلن سار اور رحم دِل معلوم ہوتا ہی
بات تو اچھی ہی - آؤ اِس سی باتیں کر کی دوستی
پیدا کریں * یہہ کہکر اُس کی پاس گئی * بِلّی لپکتی
ہی ایک نِوالہ کر گئی * تب چُوہیونکو عقل
آئی - کِہ مسمسی صُورت اَور مِسکِین شکل کو دیکھ کر
دھوکا کھانی سی کیا ہوتا ہی *

Digitized by Google

ہوتی - توکیا بھلی معلوم ہوتی - اور اُس
کی ساتھ اگر کچھ آواز بھی تمہاری ہوتی - تو یقین
تھا - کہ پھر سب جانوروں کی بادشاہ تم ہی
ہوتی * ایسی ایسی تعریفوں سی کوّا خوش
ہوکر پھولا - اور خیال کیا - کہ ایسا نہو - لومڑی
مجھی گونگا ہی سمجھنی لگی - چیخ چیخ کر کائیں
کائیں کرنی لگا - جوں ہی مُنہہ کھلا - گوشت
مُنہہ سی چھٹ کر زمین پر آپڑا * لومڑی جھٹ
اُٹھا کر کھا گئی - اور ہنسکر بولی - کہ کوّی! تم میں
سب کچھ تو ہی - مگر ایک ذرا سی عقل
کی کسر ہی *

مرتی ہوئی اُس کی منھہ سی نکلا - کہ اَی بی عقلِ
بی نصیب! جس چیز کو تُو نی بی حقیقت سمجھا -
اُسی نی بچایا - اَور جسی شان دار دیکھہ کر خُوش
ہُؤا تھا - اُس نی موت کی پنجی میں پھسایا *

لطیفہ ۳۰

ایک کوّا تھوڑا گوشت لیکر ایک درخت پر
جا بیٹھا * لومڑی گوشت کو دیکھکر للچائی - درخت
کی نیچی آئی - اَور باتیں بنا بنا کر کوّی کی تعریفیں
کرنی لگی - کہ یہہ تُمھاری خوب صُورت شکل پیاری
وضع بہت ہی اچھی معلُوم ہوتی ہی * تُم بادشاہ

لطیفہ ۲۹

ایک بارہ سنگا چشمی پر پانی پینی آیا ۔ پانی میں
جو صورت نظر آئی ۔ تو سر پر جھاڑ کی جھاڑ سینگ
دیکھ کر بہت خوش ہوا ۔ مگر ٹانگوں کا دبلا پا
دیکھ کر دل شکستہ ہوا * اتنی میں ایک شیر
آپہنچا ۔ یہہ دیکھتی ہی بھاگا * شیر نی بھی پیچھا
کیا ۔ جب تک میداں تھا ۔ شیر کو اس نی پاس
نہ آنی دیا ۔ مگر جب جھاڑیوں میں پہنچا ۔ تو سینگ
ٹہنیوں میں ایسی الجھہ گئی ۔ کہ انہوں نی پانؤں کی
پھرتی کو بھی روک دیا * شیر نی آتی ہی پھاڑ ڈالا

ہانپ کر بیٹھ گئی اور کہا کہ ابھی کچّی ہیں + کون دانت
کھٹّی کری + یہہ کہا اور سر جھکائی ہوئی چلی گئی

لطیفہ ۲۸

ایک چڑیمار شکار کو گیا - درخت پر دیکھا کبوتر بیٹھا
ہی - اُس کی تاک میں آگی بڑھا - زمین پر گھاس
اُگی ہوئی تھی اُس میں ایک کالا سانپ بیٹھا تھا +
جوہیں پاؤں اُس پر پڑا - کاٹ کھایا + چڑیمار
اُسی وقت گر کر مر گیا + سانپ نی کہا اَی موت
کی شکار گھات لگا کر شکار پر چلا تھا - آپ
ہی گھات میں آگیا +

مین جو اتفاق تھا۔ دشمنوں سی بچی ہوئی تھی * شیر تک اُن پر آتی ہوئی جھجکتا تھا * اتفاق سی دلوں مین فرق آیا۔ اور آپس مین پھوٹ پڑی * آخر جنگلی جانور ایک ایک کر کی سب کو کھا گئی * اِس بات کو دیکھکر سمجھو۔ کہ آپس کی اتفاق سی کیا فائدہ ہی *

لطیفہ ۲۷

ایک لومڑی بھوک کی ماری انگور کی درخت کی نیچی آ نکلی۔ خوشی لٹکی ہوئی دیکھ کر جی للچایا۔ بہت اچھلی۔ مگر کچھ ہاتھ نہ آیا۔

ریل تو چلنی کو تھی - یہہ جب گاڑی کی کھڑکی کی
پاس آئی - تو ایک نی دوسری سی کہا - کہ سوار
ہو جیی * اس نی کہا - کہ نہیں پہلی آپ *
اس نی انہیں کہا - کہ نہیں پہلی آپ * انہوں
نی پھر انہیں کہا - کہ نہیں - پہلی آپ * غرض
یہہ اس خاطر داری میں رہی - وہاں ریل روانہ
ہو گئی - یہہ دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی *

نصیحت ۲۶

تین بیل ایک بن میں جا نکلی - وہیں رہنی
لگی - مل جل کر مزی سی گزارتی تھی * آپس

جب ریل کی جگہہ پر پہنچا - تو اِتّفاق سی گھنٹہ بج چکا تھا - سیٹھی بج رہی تھی - اور ریل چل کھڑی ہوئی تھی * گنوار دوڑا - اور کود کر چاہا - کہ گاڑی میں جا بیٹھی - سپاہیوں نی منع کیا * اُس نی کہا - دیوانی ہو - ریل تو مجھی سیٹھی بجا بجا کر اِشاری سی بُلاتی ہی - تم منع کرتی ہو *

لطیفہ ۲۵

شہر کی دو آدمی ریل پر سوار ہونی لگی * اِن لوگوں میں ظاہر داری کی رسم بہت ہی *

کھڑی ہو کر دیکھا۔ پھر جھپٹ کر حلوی کا ایک مٹھا
بھر لیا * حلوائی نی غُل مچایا * اُس نی
کہا۔ کہ میری شادی نئی ہوئی ہی۔ بیوی
کی لئی لی جاؤں گا * حلوائی دُکان سی
اُتر کر دوڑا * گنوار جھٹ حلوی کو منہہ میں
ڈال نگل گیا۔ اور کہا۔ کہ لو نہ ہمارا ہوا
نہ تمھارا۔ اب کیا کرو گی *

لطیفہ ۴۴

ایک گنوار کبھی ریل پر سوار نہ ہُوا تھا *
ایک دفعہ کسی مقدمی کی لئی کلکتی جانا ہُوا۔

Digitized by Google

لوگ جمع ہو گئی * مالک نی پوچھا - کہ تیرا گدھا تھا - یا گدھی * اُس نی گھبرا کر کہا - کہ میرا گدھا تھا * اُس نی کہا کہ تیرا گدھا تھا - تو دیکھ لی کہ یہہ گدھی ہی * اُس نی کہا - کہ خیر وُہ بھی ایسا کُچھ بہت گدھا نہ تھا - مَیں تو جانتا ہوں یہی ہی

لطیفہ ۲۳

ایک دیہاتی شہر میں آیا * حلوائی کی دُکان پر دیکھا - کہ رنگا رنگ کی مٹھائیاں تھالوں میں چُنی ہوئی ہیں * پہلی دیر تک

مسخرے نے کہا۔ کہ اگر لڑکونکی دُعا خدا کی درگاہ

میں جلد قبول ہوتی۔ تو دُنیا میں ایک مُلّا

بھی زندہ نرہتا *

لطیفہ ۲۲

ایک مُسافر کا گدھا منزل پر سے کھویا گیا *

وہیں کسی اَور کا گدھا چرتا تھا۔ اُسی پکڑ کر اُس پر

اسباب لادا۔ اَور روانہ ہُوا * مالک کو

بھی خبر ہو گئی۔ دَوڑا۔ اَور آتی ہی اپنی گدھی

کا کان پکڑ اُس کا اسباب پھینک دیا *

مُسافر نے رو دیا۔ اَور گھبرا کر غل مچانے لگا

کہا - کہ آپ کی دِل میں اِس وقت یہی ہی - کہ یہہ جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہی جھوٹا ہی

لطیفہ ۲۱

ایک برس مینْہہ نہ برسا * مکتب کا مُلّا اپنی مکتب کی لڑکوں کو ساتھ لیکر شہر کی باہر دُعا مانگنی چلا * ایک مسخری نی رستی میں دیکھکر پُوچھا - کہ کہاں جاتی ہو * اُس نی کہا - مینْہہ نہیں برستا - بچّی بی گناہ ہوتی ہیں - اِن کی دُعا خُدا کی درگاہ میں جلد قبول ہوگی - اِس لِئی اِنہیں لی چلا ہُوں *

Digitized by Google

لونگا - بلکہ جن جن نی میرا حق لیا ہی - اُنہیں بھی نہ چھوڑونگا * ماہنس کرچُپکی ہو رہی * خدا کی قُدرت جب بڑی ہوئی - تو وہی ہُوا *

لطیفہ ۲۰

ہارون رشید کی دربار میں ایک شخص کو لائی - کہ پیغمبری کا دعوی کرتا تھا * بادشاہ نی پوچھا - کہ تمہارا کیا معجزہ ہی * اُس نی کہا - ادنی بات یہہ ہی - کہ سب کی دل کا حال جانتا ہوں * بادشاہ نی کہا - کہ بتاؤ ہماری دل میں اس وقت کیا ہی * اُس نی

اِنکا باپ مہاں سِنگھ گجرات کی علاقی کی نوگا نو
کا سردار تھا * یِہہ بہُت چھوٹی تھی - کِہ وُہ
مرگیا - مال مِلک کا کوئی خبر لینی والا نہ تھا -
آس پاس کی لوگ زمین دبانی لگی * ایک دن
بچّوں میں کھیلتی کھیلتی ما کی پاس آئی *
مانی کہا - کِہ بیٹا ! باپ مرگیا - سر پر کوئی وارث
نرہا - تو بچّوں میں کھیلتا پھرتا ہی - اَور گھر
بار تباہ ہؤا جاتا ہی - تجھی بھی کچھ فِکر ہی ؟
اُنھوں نی حال پوچھا * مانی ساری مصیبت
بیان کی * اُنھوں نی کہا - کِہ اَی ما ! ذرا جینی
بڑا ہو جاؤں - ایک ایک بالشت زمین اپنی

اُن کھانو نکی بُوجودِ ماغ میں گئی - جی بیقرار ہوگیا - آنکھیں بند کرکی دسترخوانِ کی طرف دَوڑِی * ایک سِپاہی نی اَیسا تاک کر غُلّہ مارا - کِہ ٹانگ پر نِشانہ بَیٹھا * تڑپ کر گز بھر آگی جا پڑِی اُلٹی ہی پانوں پھرِی - گِرتی پڑتی بھاگتی جاتی تھی اَور دِل میں کہتی تھی - کہ خیر جو ہُوا سو ہُوا - اب کی اِس تیر انداز کی ہاتھوں سی بچُوں - تو مَیں ہُوں - اَور وُہی میرِی بُڑھیا کی جھونپڑی

حکایت ۱۹

مہاراجہ رنجیت سِنگہ جو پنجاب کی بادشاہ ہُوئی

ہنس نی لگی - اور کہا - کہ جبہی تم سوکھ کر کانٹا ہورہی ہو - اگر اُن کھانوں کی بو ایک دفعہ سونگھو - تو یقین ہی - کہ تمہاری جان تازہ ہو جائی * یہہ مری کی باتیں سنکر بڑھیا کی بلی کی منہہ میں پانی بھر آیا - کہا - کہ اگر مجھی ایک دفعہ وہانتک پہنچا دو - تو جبتک جیتی رہون تمہارا احسان نہ بھولوں * اُس نی وعدہ کیا - اور دوسری دن اُسی بھی لی گئی - مگر اُس کی قسمت سی وہاں ایک دن پہلی داروغہ نی حکم دیا تھا - کہ غلیل لیکر بیٹھو - اور جو بلی آئی اُسی نشانہ بناؤ * اِس بدنصیب کو تو خبر نہ تھی

ماری فاقونکی سوکھکر کانٹا ہورہی تھی *

ایک دِن بیٹھی بیٹھی گھبرائی۔ ہمسائی کی

کوٹھی تک آئی ۔ دیکھا ۔ کہ ایک بلّی موٹی

تازی جھومتی ہوئی چلی جاتی ہی * بڑھیا کی بلّی

نی حیران ہوکر پوچھا ۔ کہ بوا ! یہہ بدن اور

یہہ رنگ روغن تم نی کہاں سی پیدا کیا *

اُس نی کہا ۔ کہ روز صُبح کو بادشاہ کی نعمت

خانی میں جاتی ہوں ۔ جب دسترخوان بچھتا ہی ۔

پھرتی کرکی ایک آدھ بوٹی ایک آدھ شیرمال

لی بھاگتی ہوں اور کھاتی ہوں * اُس نی کہا ۔ کہ بوا ! بوٹی

کیسی ہوتی ہی اور شیرمال کیا ہوتی ہی ۔ وہ سُنکر

اور کہا - کہ میاں لڑکی ہماری پاس دو پیسی ہیں
اور تین جانیں کوئی ایسی تجویز بتاؤ - کہ جس سی
ایک پیسی میں گزارہ ہو جائی * لڑکی نی کہا -
کہ ای شخص! بڑا تعجب ہی - ایسا بڈھا آدمی اور اتنی
بات کی تجھی عقل نہیں - جا ایک پیسی کا شردا
لی آ - دو دھا ئی سیر کا آئی گا - آپ
کھا - اور چھلکی خچر کو کھلا - بیچ مرغ کی آگی
ڈالدی * شیخ سعدی نی کہا - بزرگوں نی سچ کہا
ہی - کہ پیر شو بیاموز +

حکایت ۱۸

ایک بڑھیا کی جھونپڑی میں ایک بلی رہتی تھی

ہیں وُہی موت کا فرِشتہ ہوں - جسی تو نی
بُلایا تھا * یہہ سُنتی ہی غُصّہ غضب سب جاتا رہا -
کہا - کہِ ذرا یہہ لکڑیوں کا گٹھا اُٹھا دو

حِکایت ۱۷

شیخ سعدِی کو مُلکوں کِی سیر کا بہُت شوق تھا
اِصفہان میں گئی - خچّر پر سوار تھی - ایک مُرغ
اُن کی پاس تھا اَور خرچ کی لئی دو پیسی جیب میں
تھی - ایک لڑکا برابر سی نکلا - خیال کیا - کہِ اِصفہان
کی لوگ بہُت عقلمند مشہُور ہیں - آج اِن کا
اِمتحان کرُوں - لڑکے کو آواز دیکر ٹھہرایا -

اور شاعروں کو اس واسطی دیا کہ اُس کی سفارش مجھ سی اور میری ہجو لوگوں میں نہ کریں

حکایت ۱۶

ایک لکڑہارا جنگل سی لکڑیاں چنکر گٹھا سرپر دھری چلا آتا تھا۔ ایک جگہہ تھک کر بیٹھ گیا۔ اور کہا۔ اَی موت! کہاں ہَی۔ کاش تو ہی آتی۔ جو میری جان اِس عذاب سی چھوٹ جاتی * یہہ کہتی ہی دیکھا۔ کہ ایک شخص سامنی کھڑا ہَی۔ اور کہتا ہَی۔ کہ کیوں! کیا چاہتا ہی؟ * لکڑہاری نی ڈرکر پوچھا۔ کہ تو کون ہَی * اُس نی کہا۔

Digitized by Google

ایک بانکے سپاہی گھوڑی پر سوار زین پر شیر کی کھال ڈالی ہوئی اکڑتی چلی جاتی تھی * کسی فقیر نی دیکھکر کہا۔کہ سپاہی بہادر! جس شیر کی یہہ کھال ہی۔جب اُس کی پیٹھ پر نہ رہی۔ تو تمھاری گھوڑی کی پیٹھ پر کب رہ جائیگی ۔ یہہ اکڑنا تمھارا ناحق ہی *

حکایت ۱۵

سکندر بادشاہ ایک شاعر پر خفا ہوا۔ شہر سی نکلوا دیا۔ اور اُس کا گھر بار ضبط کر کی اور شاعروں کو بانٹ دیا * لوگوں نی اس کا سبب پوچھا۔ کہا کہ سزا تو اس لئی دی۔کہ اُس کی خطا تھی ۔ اور مال

لوگوں سمیت اُس کی دیکھنی کو خود گئی * سینکڑوں آدمی جمع تھی - ایک دِیوانہ سا فقیر اُس شہتیر کی پاس آیا۔ جھک کر چُپکی سی کُچھ کہا - اور ہٹ گیا * بادشاہ نی پُوچھا کِہ تُم نی شہتیر سی کیا کہا - اور اُس نی کیا جواب دِیا * فقیر نی کہا - مَینی یہہ پُوچھا تھا - کِہ اَی شہتیر تُجھمیں اَیسی کیا خُوبی ہَی - کِہ اِتنی دُور سی تلاش کر کی تُجھی منگایا - اور بادشاہ دربار سمیت تیری پاس آیا اُس نی جواب دِیا کِہ راستی *

لطیفہ ۱۵

کہا - کہ اگر دس دِن تک اِس میں کوئی پانی
نہ بھری - تو بھی اُبل نہیں جاتا - پھر جمع ہوجانیکا
فِکر کیا کرنا ہی -

لطیفہ ۱۴

ایک بادشاہ نی عالیشان مکان دربار کی لئی بنوایا
* اُس کی لئی ایک شہتیر ایسا بڑا درکار ہوا -
کہ پاس کی شہروں میں بھی کہیں نہ مِلا * ہر
حاکِم کی نام حُکم پہنچا - بڑی تلاش کی بعد
ایک جگھہ سی ویسا شہتیر آیا * بادشاہ
کو مکان کا بڑا خیال تھا - صُبح کو دربار کی

میں بھی نکلوں —•—

لطیفہ ۱۳

ایک بادشاہ رعیّت کی آرام کی لئی بہت روپی
خرچ کرتا تھا * اُس کا وزیر بخیل تھا - وُہ
منع کیا کرتا تھا * ایک دِن دونو کسی فقیر
کی پاس گئی - اَور اپنی اپنی رائی بیان کی * فقیر
نی وزیر کی طرف دیکھکر کہا - کہ یہہ جو میری
تکیی میں کنوٗاں ہی - دِن بھر لوگ اُس میں سی
پانی بھرتی ہیں - صُبح کو اُتنا ہی ہو جاتا ہی *
پھر وا جبی خرچ میں کیا ڈرنا - اَور بادشاہ سی

Digitized by Google

بھی وصول کروں *

لطیفہ ۱۱

ایک چمگادڑ سی پوچھا - کہ تم دن کو کیوں نہیں نکلتی * اس نی کہا کہ رات کی روشنی مجھی اچھی معلوم ہوتی ہی - دن کی اندھیری سی جی گھبراتا ہی *

لطیفہ ۱۲

بچھو سی کسی نی پوچھا - کہ تم جاڑی میں باہر کیوں نہیں آتی * اس نی کہا - کہ گرمیوں میں کون سی عزت ہوتی ہی جس کی لئی جاڑی

مگر حضور گواہ رہیں - کہ مَیں بی معجزہ دیکھی اُنکی
پیغمبری پر ایمان لایا *

لطیفہ ۱۰

ایک لڑکی کا باپ اُس پر بہت سختی کرتا تھا
* ایک شخص نی ہنسی سی کہا - کہ میاں لڑکے!
تمہاری تکلیف دیکھکر ہمیں بڑا رنج ہوتا ہی -
ایسا باپ اگر مر جائی - تو خوب ہو - کہ اس کی
سختی سی بھی چھوٹو - اور مال بھی ہاتھ آئی *
لڑکا سمجھ گیا - کہ یہہ شخص ہنستا ہی - اور مجھی
احمق بناتا ہی - کہا - کہ اگر آپ مار ڈالیں -
تو خوب ہو - کہ میراث بھی پاؤں - اور خون بہا

دیکھا * وزیر نی کہا - کِہ اگر یہہ شخص پیغمبری کا
دعویٰ کرتا ہَی تو مُعجِزہ دِکھائی * اُس شخص
نی کہا - کِہ جو کُچھ کہو - ہو سکتا ہَی * وزیر
نی کہا - مُردی کو زِندہ کردو * اُس نی بادشاہ
سی کہا کِہ تلوار مُجھی مرحمت ہو * بادشاہ نی تلوار
کمر سی کھول کر دِی * اُس نی تلوار کھینچ کر
کہا - کِہ اِجازت دِیجِی - وزیر کو پہلی قتل
کرُوں - اَور پھر آپ کی سامنی ہی زِندہ کر کی
پیغمبری کا اِقرار لُوں * بادشاہ نی وزیر
کی طرف دیکھا - کِہ کیا اِرادہ ہَی * وزیر نی عرض
کی - کِہ حُضُور کی حُکم سی مرنی کو حاضِر ہُوں -

یاد ہی - جب مجھی رُوپئی دِئی تھی - تو مَیں کہاں
تھا - اَور اُس وقت میری پاس کَون کَون
بَیٹھا تھا - کُچھ پتا بتاؤ - شاید مَیں ہی بھُول
گیا ہوں * اُس بیچاری نی پھر سب حال
بیان کیا * عطّار نی کہا - سچ کہتی ہو - اب
مجھی یاد آیا * غرض اُس کی رُوپئی دی دِئی -
اَور بہت سا عذر کیا

لطیفہ ۹

ایک شخص نی بادشاہ کی دربار میں آکر پیغمبری
کا دعوی کیا * بادشاہ نی وزیر کی طرف

Digitized by Google

چوتھی دِن مَیں اُدھر آؤنگا ۔ اور تجھی سلام
کرونگا ۔ تو جواب کی سِوا اور کُچھہ نہ کہنا ۔
پھر جو کُچھہ گزری مُجھی اُس کی خبر دینا *
غرض اُسی طرح چوتھی دِن بادشاہ کی سَوارِی
اُدھر آیِی ۔ بادشاہ نی دیکھتی ہی سلام کیا ۔
اَور کہا ۔ کِہ کیوں صاحِب ! مُدّت ہُوئی ۔
تُم ہماری پاس نہیں آتی ۔ خیر ہَی ؟ کبھی تو آیا کرو ۔
اُس نی ایک ذرا سر ہلا دِیا ۔ اَور کُچھہ نہ
کہا * عطّار نی بھی یہہ حال دیکھا ۔ دِل
میں بہت ڈرا ۔ تھوڑِی دیر کی بعد آپ ہی
اشراف کو بُلایا ۔ اَور کہا ۔ کِہ کُچھہ تمہیں

ہو جائیگی

حکمت ۸

ایک اشراف ہزار روپی ایک عطار کی پاس رکھ
کر سفر کو گیا * جب پھر کر آیا - اور روپی مانگی -
تو عطار نی انکار کیا * بہت لوگ جمع ہوئی -
مگر سب نی اُسی کو جھٹلا لا - اور کہا - کہ یہہ عطار
بھلا مانس ہی * وہ اشراف بادشاہ کی پاس گیا -
سب حال عرض کیا - اور کہا - کہ گواہ کوئی نہیں
* بادشاہ نی کہا - کہ اب تو اُس سی کچھہ نہ کہہ
اور تین دن تک اُس کی دکان پر جا کر بیٹھہ -

یں آگیا * ایک دِن اُس نی حُکم دِیا - کِہ
اِس کھیت میں جو بو دی * لُقمان نی اُس میں
چینا بو دِیا * زمیں دار جو ایک دِن گیا -
تو کھیتی ہری تھی - دیکھکر حیران ہوا -
اَور لُقمان سی پُوچھا - کِہ اِس کھیت میں چینا کیوں
بویا * لُقمان نی کہا - کِہ اِسی میں جو پھل جائیں گی
* مالِک بولا - کِہ بھلا کہیں اَیسا بھی ہوتا
ہَی ؟ یِہہ کیا اُلٹی سمجھ ہَی * لُقمان نی
کہا - کِہ تُم ہمیشہ دُنیا کی کھیت میں گُناہوں کی
بیج ڈالتی ہو - اَور ثواب کی اُمید رکھتی ہو -
مَیں سمجھا - کِہ شاید اِسی طرح چینی میں بھی جو پیدا

لگی * سب نی اُس کی کمال کِی بہت تعرِیف

کی * یہہ مُصوِّر ایک دِن لوگوں کو لیکر دوسری

مُصوِّر کی گھر گیا - پُوچھا - کہ آپ نی بھی کوئی تصوِیر

کِھینچی * اُس نی کہا - ہاں - اَور اِشارہ کیا -

کہ اِس پردی کی پیچھی * مُصوّر نی بڑھ کر پردی

پر ہاتھ ڈالا - تو معلُوم ہُوا - کہ پردہ نہیں ہی

* اُس مُصوِّر نی کہا - کہ کیوں صاحِب ! کمال

اِسی کہتی ہیں تمہاری تصوِیر پر جانوروں نی دھوکا

کھایا - میری تصوِیر پر مُصوِّر نی *

حِکمت ۷

لُقمان حکیم اِتّفاق سی کِسی زمین دار کی غُلامی

میاں نے کہا کمبخت ! یہیں بیٹھا بیٹھا باتیں بناتا ہی - جاتا نہیں * غلام نے کہا - کہ حضرت ! فرض کیا - کہ فائدہ بھی کرہی - تو حاصل کیا - آخر مرنا برحق ہی - آج نہ مری کل مری

لطیفہ ۶

دو مصوّروں نی آپس میں کہا کہ دیکھیں - ہم دونوں میں اچھی تصویر کون کھینچتا ہی * ایک نی انگور کی خوشی کی تصویر کھینچکر دروازی پر لٹکا دی - یہی معلوم ہوتا تھا - کہ انگور کا خوشہ لٹکتا ہی - بلکہ جانور بھی آکر اُس پہ چونچیں مارتی

ایک آنہ لی لیتا - تب اِصطبل میں جانی دیتا *

جو شخص جاتا آپ ہی شرمندہ ہوکر چلا آتا +

لطیفہ ۵

ایک شخص بیمار تھا - غُلام سی کہا - کہِ فُلانی حکیم

کی پاس جاکر دوا لا * اُس نی کہا - خُدا جانی -

حکیم جی اِس وقت گھرمیں ہوں - یا نہوں *

اُس نی کہا - کہِ تُو جا تو سہی * غُلام بولا - کہِ

اگر مُلاقات بھی ہوئی - تو خُدا جانی - دوا دیں

یا ندیں * میاں نی کہا - کہِ ہمارا رُقعہ لی جا -

کیوں نہ دیویں گی؟ اُس نی کہا - کہِ اگر اُنہوں

نی دوا بھی دی - تو خُدا جانی - فائدہ کری یا نہ کری

آنا ہوا * وہ بیچارہ بہت شرمندہ ہوا - اور کہا
کہ افسوس آپ نی مجھی نہیں پہچانا؟ مَیں تو آپ کا
قدیمی نیازمند ہوں - سُنا تھا کہ آپ کی آنکھیں
جاتی رہیں اُن کی پُرسی کو آیا ہوں

لطیفہ ۴

ایک مُفلس کی پاس گھوڑی کی سوا کچھ نرہا -
اُسی کو تھان پر پچھاڑی کی طرف مُنہہ کرکی
باندھ دیا - اور ساری شہر میں مُنادی کردی
کہ عجب تماشا ہی - کہ دُم کی جگہہ گھوڑی کا سر
ہوگیا * شہر کی لوگ سُنتی ہی دیکھنی کو دَوڑی
مُفلس دَروازی پر کھڑا ہوگیا * ہر شخص سی جب

ایک شخص کی کسی بخیل سی دوستی تھی * وہ
شخص سفر کو چلا - بخیل سی کہا - کہ اپنی انگوٹھی مجھی
دو - جب ہاتھہ میں دیکھوں گا - تمہیں یاد کیا
کروں گا * اس نی کہا - کہ یاد رکھنی کی لئی اتنا جھگڑا؟
میں ایک چھوٹی سی تدبیر تمہیں بتاتا ہوں - انگلی
کو خالی دیکھکر یاد کر لیا کرنا - کہ فلانی دوست
سی ہمنی انگوٹھی مانگی تھی - اس نے نہ دی

لطیفہ ۳

ایک بادشاہ نی کسی امیر کا منصب بڑھایا - غریبی کی زمانی
کا ایک دوست اس کی مبارکباد کو آیا * امیر نی
انجان ہوکر پوچھا - کہ آپ کون ہیں - اور کیونکر

اُردُو کی دُوسری کِتاب

لطیفہ ۱

ایک شیر اَور ایک آدمی کِسی جگھہ جا نِکلے * وہاں ایک تصوِیر دیکھی ۔ کِہ اِنساں نے شیر کو دبا رکھا ہَی * آدمی نے شیر سے کہا ۔ کِہ دیکھتے ہو اِنساں کی شجاعت ؟ کِیا شیر کو قابُو کر رکھا ہَی * شیر بولا ۔ کِہ اُس کا مُصوِر آدمی تھا ۔ اگر شیر ہی مُصوِر ہوتا ۔ تو اَیسا نہوتا "

لطیفہ ۲

Digitized by Google

Digitized by Google

اُردو کی دُوسری کتاب

پنجاب کی سررشتۂ تعلیم میں تالیف ہوکر

سنہ ۱۸۶۹ء

لاہور

کی طبعِ سرکاری میں چھاپی گئی

سنہ ۱۸۶۹ء

اِس سررشتے کی بِن اِجازت کوئی نہ چھاپے

Digitized by Google

Digitized by Google

Muhammad Husain

Second Hindustani
Reading Book
followed by
[illegible] Grammar

Digitized by Google